© rasailojaraid.com

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

عمر دراز
متعلم جامعہ سلفیہ

ابوہریرۃ تو دراصل کنیت ہے' ان کا اصل نام عبدالرحمٰن تھا۔ زمانۂ جاہلیت میں لوگ انہیں عبدالشمس کے نام سے پکارتے تھے۔ ان کی کنیت ابوہریرہ اس لیے پڑی کہ یہ بچپن میں ایک چھوٹی سی بلی کے ساتھ کھیلا کرتے تھے' ان کے ہم عمر ساتھی انہیں ابوہریرۃ کہنے لگ گئے۔ یہ کنیت اتنی مشہور ہوئی کہ ان کے نام پر غالب آ گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں پیار سے ابوہرہ کہا کرتے تھے۔ یہ بھی اپنے آپ کو ابوہریرہ کی بجائے ابوہر کہلانا پسند کرتے اور فرماتے مجھے میرے محبوب نے جس نام سے پکارا وہ بہتر ہے۔

آپ دوسی قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ ہر وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہتے اور تعلیم حاصل کرتے۔ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں شادی بھی نہیں کی۔ آپ کی والدہ انہیں شرک کی طرف لوٹانے کی کوشش کرتی رہیں اور یہ اسے مسلسل دائرۂ اسلام میں لانے کیلئے کوشاں رہے' آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے آپ کی والدہ بھی ایمان لے آئیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑی محبت تھی' اکثر فرماتے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے بڑھ کر کوئی خوبصورت چہرہ نہیں دیکھا۔ آپ یہ دعا کیا کرتے کہ اللہ تیرا شکر جس نے مجھے اسلام قبول کرنے کی توفیق بخشی' قرآن کا علم عطا کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ہونے کا شرف عطا کیا۔

حصول علم اور رسول خدا کی صحبت کی خاطر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو بھوک پیاس اور فقر وفاقہ کی جو تکالیف برداشت کرنی پڑیں' عہد صحابہ میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ کئی کئی دن بھوکے رہ کر گزارہ کرنا پڑتا حتیٰ کہ کبھی کبھی بھوک کے مارے مسجد نبوی میں بے ہوش ہو جاتے۔

آخر مسلمانوں پر رزق کے دروازے کھلے' مختلف مفتوحہ علاقوں سے مال غنیمت وافر مقدار میں آنے لگا' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو بھی وافر حصہ میسر آیا جس سے آپ نے گھر بنایا' ساز وسامان خریدا اور شادی کی لیکن مال کی فراوانی نے آپ کے پاکیزہ دل کی حالت کو نہیں بدلا' آپ اکثر فرمایا کرتے تھے:

''میں نے یتیمی کی حالت میں پرورش پائی' مسکینی کی حالت میں ہجرت کی' بسرہ بنت غزوان کی صرف دو وقت کی روٹی پر ملازمت کی' پھر اللہ نے ایسے اسباب پیدا کیے کہ میری شادی اسی عورت سے ہو گئی جس کا میں ملازم تھا۔''

آپ کو مدینہ کا گورنر بھی بنایا گیا' اس منصب نے ان کی طبیعت میں کوئی تکدر پیدا نہیں کیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ایک جید عالم ہونے کے ساتھ تقویٰ وطہارت کے اعلیٰ معیار پر فائز تھے۔ دن کو روزہ رکھتے' رات کا ایک تہائی حصہ عبادت میں مصروف رہتے' پھر اپنی بیوی کو بیدار کرتے وہ رات کے دوسرے تہائی حصہ میں مصروف عبادت رہتی' پھر وہ اپنی بیٹی کو بیدار کر دیتی اور وہ رات کے تیسرے تہائی حصہ میں مصروف ہو جاتی' اس طرح پوری رات ان کے گھر میں عبادت ہوتی رہتی۔

ایک دن حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی نے آپ سے کہا ''ابا جان میری سہیلیاں مجھے طعنہ دیتی ہیں' کہتی ہیں تیرے ابو نے تجھے کوئی سونے کا زیور ہی نہیں بنا کر دیا۔''

آپ نے فرمایا: ''بیٹی اپنی سہیلیوں کو کہنا کہ میرے ابا جان جہنم کے انگاروں سے ڈرتے ہیں۔''

آپ اپنی والدہ کے بہت فرمانبردار تھے۔ آپ اپنی والدہ سے کہتے: اللہ آپ پر اسی طرح نوازشات کی برکھا برسائے' جس طرح آپ نے بچپن میں میری پرورش کی' تو والدہ جواب میں فرماتیں: اللہ تم پر بھی اپنی رحمت کی برکھا برسائے۔ تو بڑھاپے میں میرے ساتھ حسن سلوک سے پیش آیا۔ اس طرح آپ دوسروں کو بھی والدین کے ساتھ حسن سلوک کی ترغیب دلاتے اور فرماتے: کبھی اپنے باپ کو نام سے مت بلانا' نہ ان کے آگے چلنا اور نہ ان سے پہلے بیٹھنا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا آخری وقت قریب آیا تو آپ رونے لگے' آپ سے پوچھا گیا: ابوہریرہ! آپ روتے کیوں ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں تمہاری اس دنیا پر آنسو نہیں بہا رہا' میں تو اس لئے رو رہا ہوں کہ سفر بڑا لمبا ہے اور زادِ راہ بہت تھوڑا ہے' میں اس راستے کے کنارے پر کھڑا ہوں جو مجھے جنت میں یا جہنم میں لے جائے گا' میں نہیں جانتا میرا انجام کیا ہوگا۔

خلیفہ وقت مروان بن حکم نے جب کہا کہ اللہ آپ کو شفا عطا فرمائے تو آپ نے یہ دعا کی: الٰہی! میں تیری ملاقات کو محبوب جانتا ہوں' مجھے جلد اپنی زیارت نصیب فرما۔ مروان بن حکم نے بھی اپنا قدم باہر رکھا ہی تھا کہ آپ اللہ کو پیارے ہو گئے۔ آپ کا سن وفات ۵۹ ھ ہے۔ کتب احادیث میں آپ کی روایات کی تعداد ۵۳۷۴ ہے۔

طبرانی میں موجود ہے کہ آپ سے کسی نے سوال کیا: آپ کو اتنی احادیث کیسے یاد ہوئیں؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''میں رات کو تین حصوں میں تقسیم کرتا ہوں: ایک حصہ سوتا ہوں' ایک حصہ تہجد پڑھتا ہوں اور ایک حصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو زبانی یاد کرتا ہوں۔''

کثرت سے احادیث کو یاد کرنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت کی وجہ سے بھی تھا' خود فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص چادر بچھائے گا اور پھر میری باتیں ختم ہونے کے بعد سینے سے لگائے گا تو اسے میری باتیں کبھی نہیں بھولیں گی۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس دن سے لے کر آج تک میں کوئی چیز نہیں بھولا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کیلئے دعا کی کہ اللہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور اس کی والدہ کو ایمان والوں کے نزدیک محبوب بنا اور ایمانداروں کو ان کا محبوب بنا۔ (مسلم) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد مجھے جو بھی ملتا وہ مجھ سے اور میری والدہ سے محبت کا اظہار کرتا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

© rasailojaraid.com